# مسلمانان ہند کی اہم ترین ذمہ داریاں

## از: غلام محی الدین جیلانی

موجودہ دور میں ہندستانی مسلمان جن کٹھن اور صبر آزما حالات سے گزر رہا ہے وُہ کسی حساس اور با شعور انسان پر مخفی نہیں ۔ ایک طرف فرقہ پرست طاقتیں اسلام اور مسلمان دونوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے صف آرا ہیں تو دوسری طرف تختہ اقتدار پر قابض حکومت شریعت اسلامیہ میں مداخلت اور اُس کے احکام میں تبدیلی کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے ۔ ہر دن طلوع ہونے والا آفتاب اپنے دامنِ شفق میں مسلمانوں کے خون کی سرخی لے کر صفحۂِ اُفق پہ نمودار ہوتا ہے ۔ ایک طرف پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے اسٹیج سے اسلامی اصول و قوانین کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو دوسری طرف زعفرانی جماعتوں کی طرف سے مسلمانوں میں منظم طور پر خوف و ہراس پیدا کیا جارہاہے ۔ یہ ناگفتہ بہ حالات و کیفیات تسلسل اور تیزگامی کے ساتھ مسلمانوں پر آ رہی ہیں ایسے پرآشوب اور روح فرسا ماحول میں ہمارے اُوپر بحیثیتِ مسلمان کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور ہمارا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے اِن تمام باتوں کو سنجیدگی سے سوچنا اور انکے لیے عملی اقدامات کو یقینی بنانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے ۔ ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں:

قوتِ فکر و عمل پہلے فنا ہوتی ہے
پھر کسی قوم کی شوکت پہ زوال آتا ہے

اِس لیے جمود و تعطل کی راہ اختیار کرنا اور آئندہ کے لیے کوئی تدبیر نہ کرنا غیر دانشمندانہ اور منفی اقدام ہے ۔

اب ہم سرِ دست چند وجوہات سپرد قرطاس کرتے ہیں اگر ان پر غور و فکر کرنے کے ساتھ عمل بھی کیا جائے تو کافی حد تک مسلمانوں کے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور عروج و کمال کا ایک نیا دور شروع ہو سکتا ہے ۔

(۱) "کثرتِ مدارس اور تعلیمی انحطاط" : ملک کے طول و عرض میں بڑی تیزی کے ساتھ مدارس مدارس کا قیام ہو رہا ہے لیکن ساتھ ہی تعلیمی معیار دن بہ دن رو بہ زوال ہے ۔ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک گیر یا صوبائی سطح کی کمیٹیاں بنائیں اور فرضی مدارس کا حال بے نقاب کرتے ہوئے نتیجہ خیز مدارس کی نشاندہی کریں تاکہ تعلیمی فروغ بھی ہو اور مسلموں کا بہت سارا مال خرد برد اور ضائع ہونے سے بچ جائے ۔ ساتھ ہی ایک ایسی کمیٹی بھی بنائی جائے جو فارغین مدارس کو عصری درسگاہوں تک پہنچانے میں معاون ثابت ہو۔

(۲) "ہماری بد اعمالیاں" : ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم" اور تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے کرتوتوں کا بدلہ ہے (الشوریٰ ۳۰)
اِس لیے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ آج جو سخت اور دل فگار کیفیات مسلمانوں کے فضائے حیات پر چھائی ہیں اُس کی ایک وجہ ہماری بد اعمالیاں ہیں ۔

(۳) "باہمی اختلاف و انتشار": ہماری پسماندگی کا ایک اہم سبب آپسی اختلاف و انتشار ہے ۔ اختلاف کا عالم یہ ہے سُنّی صحیح العقیدہ مسلمانوں میں بھی کئی سارے جتھے ہیں اور ہر گروہ دوسرے پر طعن و تشنیع کرنے میں ذرّہ برابر جھجھک محسوس نہیں کرتا حتیٰ کہ جلسے جلوس میں بھی دوسروں پر انگشت نمائی کی جاتی ہے ۔ ایسا لگتا ہے کہ جلسوں کا مقصد ہی ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنا ہو گیا ہے ۔

(۴) "اعتماد بر اغیار": حکومت اور اکثریتی طبقہ پر اعتماد مسلسل کو فسادات و ظالمانہ حوادث نے غلط ثابت کر دیا ہے ۔ اِس لیے اپنے تحفظ اور دفاع کے لیے اور ظلم کا جواب دینے کے لیے جو بھی حکیمانہ و سنجیدہ کوشش ہو سکتی ہے ، ضرور کریں ۔اور انتہائی لگن اور عزم و جذبہ کے ساتھ تعلیم و تجارت اور صنعت و حرفت میں فروغ حاصل کریں ۔ آبادکاری کے لیے مسلم علاقوں کو تلاش کریں اور مسلم تجّار ہی سے تجارتی روابط قائم کریں ۔ بڑے تاجروں کو چاہیے کہ وہ چھوٹوں کو تجارتی تدابیر سمجھائیں ۔

(۵) "اقتدار سے بے رغبتی": موجودہ دور میں ہماری پس ماندگی کا ایک سبب سیاست سے بے رغبتی ہے ۔ اور اِس کا عالم یہ ہے کہ عظیم مناصب تو دور چھوٹے موٹے عہدوں پر بھی ہمارے لوگ بہت کم نظر آتے ہیں اور جو گنے چنے ہیں بھی تو اُنہیں قومی فلاح و بہبود سے کوئی سروکار نہیں وُہ محض اپنے اور اپنی اولاد کے تئیں فکر مند رہتے ہیں ۔

یہ وُہ چند وجوہات ہیں جن کے سبب ہم پر مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں اور ہماری جماعت نا اُمیدیوں کے اندھیرے میں بھٹک رہی ہے

اُسی کشتی کو نہیں تابِ تلاطم صد حیف
جس نے رخ موڑ دیے تھے کبھی طوفانوں کے

رب قدیر اپنے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک کے صدقے ہمارے دین و ایمان ، عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور ہمارے مستقبل کو روشن و تابناک بنائے ۔ آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

متعلم: جامعہ علیمیہ جمداشاہی بستی اُترپردیش الہند